

ایسی بجائی کرشن کنہیا نے بانسری
سب سننے والے کہہ اٹھے جے جے مری ہری

پیارے کرشن

از

بنارسی داس سکسینہ

اوم

پیارے کرشن

مصنفہ

جناب منشی بنارسی داس صاحب سکسینہ قمر پیلی بھیتی

خلف عالیجناب منشی چرونجی لال صاحب سکسینہ

مضمون نگار و مصنف

پیارے رام، معلومات دکن، تعداد لفظ، اردو گرامر، مضامین قمر اور

برکات عہد عثمانی وغیرہ

و شارح

متعدد درسی کتب منظورہ سررشتہ تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی حیدرآباد

مطبوعہ

مسعود دکن پریس گلزار حوض کالی کمان

طبع اول ۱۰۰۰

प्यारे कृष्ण



منشی بنارسی داس سکسینہ قمر پیلی بھیتی
ہیڈ ماسٹر حیدرآباد دکن

اوم

دیباچہ

بھگوان سری کرشن کے گنوں پر بھاؤ اور دھرم کو کتابی شکل دینا مشکل ہی نہیں بلکہ ایک ناممکن امر ہے اور خاص کر اس ناچیز کی طاقت سے تو بالکل ہی بعید ہے۔

بھگوان سری کرشن کو اپنے عقیدے کے تحت خواہ کوئی تنزل شدہ ایشورد اوتار کہے یا ترقی شدہ انسان۔ مگر ہر شخص دلی تعظیم ضرور دیتا ہے بھگوان سری کرشن کی مثال دنیا کے پردے میں کہیں نہیں ملتی اور جن کی مکمل انسان ہونے کی وجہ سے رنج و غم، الم و انتشار کلفت و مصیبت اور آسائش و آرام ہر حالت میں یاد کی جاتی ہے جن کو یاد کر کے جن کی تقلید کر کے ہر فرد بشر کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہو سکتی ہے اور اس کا جیون مہا جیون بن سکتا ہے

ادھم

بھگوان سری کرشن ایسے اپدیش دینے والے اور مہایوگی راج ہوئے ہیں جن کی تلقین و تعلیم تمام زمانے پر یکساں حاوی رہی ہے اس لئے یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں بھگوان سری کرشن جی کے حالات سے کافی پریچے کرایا جاسکے تاہم کوشش اس امر کی کی گئی ہے کہ بچے بھگوان سری کرشن کے بالکل ابتدائی حالات سے قدرے واقفیت حاصل کرلیں تاکہ آئندہ انھیں اس واقفیت کا چسکہ بھگوان سری کرشن کا جیون چرتر پڑھنے اور سری مد بھگوت گیتا کے مطالعہ کرنے پر مائل کرے فقط

۷؍اکتوبر ۱۹۳۱ء
مطابق یکم آذر ۱۳۴۱ ف بدھوار

اپر دھول پیٹھ حیدرآباد دکن

ناچیز
بنارسی داس سکسینہ
قمر پیلی بھیتی
ہیڈ ماسٹر حیدرآباد دکن

اُوم

چندر بنسی خاندان میں اگر سین ایک ہر دلعزیز راجہ ہوئے ہیں ان کے بیٹے کا نام کنس اور بیٹی کا نام دیوکی تھا کنس کے ظلم و ستم سے پرجا تنگ آگئی اور اس سرو شکتیمان بھگوان پرم پتا پرماتما سے دعا کرنے لگی جس کی حکومت دنیا کی تمام عظیم الشان و زبردست حکومتوں پر حاوی و غالب ہے اور جس کے دربار میں چیونٹی کی بھی فریاد انھیں کانوں سے سنی جاتی ہے جن کانوں سے قوی وہیکل ہاتھیوں اور مضبوط بہادر شیروں کی۔

کاش کہ کنس اس امر پر غور کرکے اپنے مظالم سے باز رہتا کہ دنیوی حکومت کے سوائے ایک اور اخلاقی اور زبردست حکومت موجود ہے جس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جبکہ رشی تپسوی اور نیک بشر رنج و غم ظلم و ستم سہتے ہیں اور اشک خون دیدہ مظلوم سے بہتے ہیں اول الذکر حکومت کے ضعف سقم کے محسوس ہونے پر آخر الذکر حکومت کی قوت فساد و شرارت کی جڑ کاٹنے اور زلزلے سے پاپ کا نقشہ مٹانے

کے لئے بالآخر مستعد ہو ہی جاتی ہے۔

کسی پنڈت نے کنس کو یہ تبلایا تھا کہ تیری بہن دیوکی ہی کے بطن سے تیرا مارنے والا پیدا ہوگا۔

یہہ معلوم ہوتے ہی کنس نے فوراً اپنی بہن دیوکی اور اپنے بہنوئی واسدیو کو پابہ زنجیر کرکے نذر زنداں کردیا۔ اور حکم دیا کہ واسدیو کو قتل کردیا جائے۔ دیوکی جوکہ سچی پتی ورتا تھی مجسم نقش حیرانی ہوکر کہتی ہے "اُسے بھائی کسی نے آج تک اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کو بیوہ نہ کیا ہوگا۔ یہہ کلنک کا ٹیکہ تم اپنے ماتھے نہ لگاؤ۔ اور اس منحوس ارادے سے باز آؤ"

کنس۔ جان کے مقابلے میں بہنوئی کی کیا حقیقت ہے

دیوکی۔ یہہ معمہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

کنس۔ (کڑک کر) مجھے تبلایا گیا ہے کہ تیرے پیٹ سے میرا مارنے والا آئین ہوگا۔ میں واسدیو ہی کو ختم کرکے اس آنے والے خوف سے نجات کیوں نہ پالوں۔

دیوکی۔ (عاجزانہ لہجے میں) بھائی میری طرف دیکھو۔ اگر ان کے بچنے کی کوئی صورت ہے تو مجھے بتاؤ تاکہ میں اس پر عمل پیرا ہوکر اپنا سہاگ قائم رکھوں۔

اوم

کنس۔ صورت تو ہے؟

دیوکی۔ کیا؟

کنس۔ جب جب تمھیں بچہ پیدا ہو تب تب اسے میرے حوالے کرتی جاؤ۔

دیوکی۔ جو حکم۔

دیکھئے اس کا نام ہے قربانی۔ اسے کہتے ہیں پیرن کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنے پتی کی خاطر تہ تیغ ہونے کو بلا کسی قسم کے پس و پیش کے آمادہ ہو جاتی ہے پتی کا جو اونچا آدرش بھارت کی استریوں کے دلوں میں رہا ہے وہ دنیا کے کسی پردے کی استری کے دل میں نہیں رہا ہماری دیویاں اپنے پتیوں کی زندگی ہی تک فرماں بردار نہیں رہیں بلکہ ان کی موت پر خود اپنے تن نازنیں کو حوالہ آتش کر دیا ہے اور دنیا میں اپنی وفاداری اور پیرن کی زندہ مثالیں چھوڑ گئی ہیں۔

چنانچہ اسی معاہدہ کے تحت چھ شیرخوار بچے یکے بعد دیگرے

اُدم

کنس کے حوالے ہوتے گئے جن کو ظالم کنس علی الترتیب تہ تیغ کرتا گیا
آخر کب تک! کبھی تو ظلم کی حد ختم ہوتی ہے۔ کبھی تو مظلوموں
کی آہ نشان بے خطا ہو کر ظالموں کا کام تمام کرتی ہے بقول
گوسوامی تلسی داس جی سے

تلسی ہائے غریب کی نہ کبھوں نشفل جائے
موئے ڈھور کی کھال سوں لوہ بھسم ہو جائے

رات کا بھیانک سماں ہے چاروں اور اندھیرا ہے پاپوں کی
تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے والے یوگی راج سری کرشن
بھگوان نے جنم لیا۔

ہونی کے آگے عقل ناقص و قاصر۔ تدابیر و انتظامات بے سود ثابت
ہوئے ہیں کہتے ہیں بھگوان سری کرشن کا جنم لینا تھا کہ مقید و
مقفل اسیروں کے دست و پا بندش زناجیر سے آزاد ہو گئے
پہرے دار ہیں کہ بیہوش گہری نیند میں سو رہے ہیں سناٹے کا
عالم ہے جیل کے تالے و دروازے خود بخود کھل گئے دیوکی
واسدیو سے کہتی ہیں کہ ہے سوامی! یہ موقع غنیمت ہے جیسے
بچے تو موت کے گھاٹ اتارے گئے اگر ممکن ہو تو اس بچے کو
بچاؤ۔ واسدیو بھگوان سری کرشن کو ہاتھوں میں لٹا کر

گوکل جاتے ہیں۔
راستہ میں جمنا جی بہ رہی ہیں کہتے ہیں کہ واسدیو جی جب جمنا جی میں اترے تو جمنا جی کا جل بڑھنا شروع ہو گیا جیوں جیوں جل بڑھتا جاتا تھا تیوں تیوں واسدیو جی بھگوان سری کرشن کو اوپر اٹھاتے جاتے تھے اور جمنا جی کو مجبور کرتے جاتے تھے ہاتھ آخر کہاں تک اونچے ہوتے۔ ہاتھوں کی اونچائی ختم ہو گئی اونچائی کا ختم ہونا تھا کہ جمنا جی سری کرشن بھگوان کے چرن چھو کر پھر نیچے بہنے لگیں۔ یعنے جل کہاں تو واسدیو جی کے سر سے اونچا ہو گیا تھا اور کہاں اب واسدیو جی کے ٹخنوں تک رہ گیا (دھنیہ ہے سری کرشن بھگوان دھنیہ ہے)۔
گوکل میں پہنچ کر بھگوان سری کرشن کو بابا نند کے حوالے کر کے اور ان کی نوزائندہ لڑکی کو لے کر واسدیو جی الٹے پاؤں واپس آئے۔ جیل کے جس جس دروازے میں سے گزر کر واسدیو جی اندر داخل ہوتے جاتے تھے وہ وہ دروازے خود بخود بند ہو کر مقفل ہوتے جاتے تھے سویرا ہوا پہرے دار ہیں کہ باقاعدہ متعین ہیں۔ کنس کو اطلاع ہوئی کہ دیوکی کو لڑکی پیدا ہوئی ہے کنس مارے خوشی کے اچھل پڑا اور کہنے لگا کہ اس مرتبہ تو بموجب پیشنگوئی لڑکا پیدا ہونا چاہیے تھا

خیر لاؤ اس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں۔ کنس نے لڑکی کو منگوا کر اس کی ٹانگ پکڑ کے ایک پتھر سے دے مارا۔ لڑکی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آسمان کی طرف سے یہہ آواز آئی۔

ظالم ! ہونی اٹل ہے تیرا قاتل ابھی زندہ ہے

یہہ سنتے ہی کنس کے ہوش و حواس اڑ گئے ہاتھ پاؤں تھرانے لگے اطراف و اکناف میں جاسوس روانہ کئے گئے کہ وہ جائیں اور پتہ چلائیں کہ کس کس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے آخر کار پتہ لگ گیا کہ گوکل میں بھگوان سری کرشن موجود ہیں کنس نے لاکھوں اُپائے بھگوان سری کرشن کے مارنے کے لئے کئے مگر سب بے سود ثابت ہوئے بقول گوسوامی تلسی داس جی کے

جاکو راکھے سائیاں مار سکے نہ کوئے
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے۔

جب بھگوان سری کرشن کے کان تک یہہ بات پہنچی کہ کنس ان سے لڑنا چاہتا ہے تو وہ خود ہی کنس کے پاس آنے کو آمادہ ہو گئے ماتا جی کہتی ہیں "ہے کنھیا ابھی تیری عمر لڑنے

کی نہیں تو بچہ ہے ابھی تونے کیا دیکھا ہے کنس ظالم و سفاک و عیار ہے تو خواہ مخواہ اپنے لئے اس کے مکر و فریب و جعل کا شکار نہ بنا اور اس کے مقابلے کو نہ جا''

بھگوان سری کرشن جی متعجب ہو کر کہتے ہیں۔ پیاری ماتا تم کیا کہہ رہی ہو۔ ماتا جی آج تک کسی آریہ دیوی نے اپنے پران پیارے پتر کو کائرتا اور بزدلی کا سبق نہیں دیا ہے کیا کبھی کسی چھتر انی کے منہ سے ایسے شبد نکلے ہیں؟ (آسمان کی طرف دیکھ کر) میں جو کچھ سن رہا ہوں کیا اس میں میرے کانوں کو غلطی تو نہیں ہو رہی ہے؟

ماں کی ممتا یعنے مہر مادری تو دنیا میں مشہور ہی ہے اسی اولاد کی خاطر دنیا بھٹکتی پھرتی ہے اور یہ ہر وقت پیدا ہونے والا رتن نہیں۔ کسی ماں باپ کا ایسا کلیجہ نہیں ہو سکتا جو اپنی آنکھ سے اپنی اولاد کو دکھی دیکھے۔ مگر پتر کو جنگ میں جانے سے باز رکھنا گویا چھتری پن پر ایک بدنما دھبہ لگانا ہے۔

بالآخر بلند ہو کر بھگوان سری کرشن اور بلرام متھرا کو گئے وہاں پہنچکر کنس کی لاکھوں کروڑوں چالاکیوں اور عیاریوں پر پانی پھیر کر اس کی بہادری و دلیری کو مٹی میں ملا دیا اتنا ہی نہیں بلکہ اسے ہمیشہ کے لئے بستر خاک پر سلا دیا۔

بھگوان سری کرشن نے گیتا میں فرمایا ہے
پاپ کا نقشہ زمانے سے مٹانے کے لئے
آیا کرتا ہوں میں اپنے بھگتوں کو بچانے کے لئے

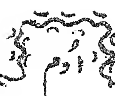
"بولو بھگوان سری کرشن کی جے"

گیتا

بھگوان سری کرشن نے جو اپدیش ارجن کو دئے ہیں وہ سب گیتا میں درج ہیں یہ وہ کتاب ہے جس پر عمل کر کے ہر شخص اپنے جیون کو مہا جیون بنا سکتا ہے بیکار ہے وہ ہستی جس نے گیتا کے اصولوں کا خود کو پابند نہ بنایا ہو۔ ناکارہ ہیں وہ عالم انکھیں جنھوں نے گیتا کی روشنی سے خود کو

اُدم

جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے بھگوان سری کرشن درشن دیتے ہیں
مطلب اس کا یہہ ہے کہ پاپ کا نقشہ مٹانے ادھرم کی جڑ کاٹنے
اور جاتیہ گراوٹ کے وقت قوم کی مردہ ہڈیوں میں بھگوان
سری کرشن جیسے مہاپرشوں کا جیون روح پھونکنے والا ہوتا ہے
بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بھگوان سری کرشن کی عبادت
اور ایثار سے متاثر ہوکر ایشور کہتا ہے
بخشوں گا اُسے جیسے فرمائے کنہیا
بھائیو! جس کے متعلق ایشور کا یہہ بچن ہے
"چلو اسی کرشن کی شرن چلیں"
گیتا کی تعلیم کا ہم کچھہ حصہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں
(۱) جدہر دھرم ہوگا ادھر ہی جیت ہوگی
(۲) کرموں کے پھل سکھہ دکھ کے روپ میں پرگٹ ہوتے ہیں
(۳) آپس کے جھگڑے موت کے پیغام کی سی حقیقت رکھتے ہیں
(۴) لوگ کسی کی رسالت یا وساطت سے مکتی نہیں پاتے بلکہ
ہر شخص اپنے اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے
(۵) ہر بشر کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قوم کی
جائداد بنا دے



(۶) جہاں علم داد اور انصاف کا معاوضہ لیا جاتا ہے وہاں سے ان کا اصلی مقصد مفقود ہو جاتا ہے

(۷) مظلوموں کی فریاد اکاش کی لہروں کو چیرتی ہوئی تخت ذوالجلال سے جا ٹکراتی ہے حق کی غیرت کو حرکت دلاکر ظالموں کے لئے فرمان قضا صادر کراتی ہے

(۸) اگر ہم اگلی دنیا میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اس دنیا میں صبر کے ساتھ ظلم سختیاں اور مصیبتیں برداشت کریں۔

(۹) کام کرنا انسان کا فرض ہے اور اس کا پھل دینا سرو شکتمان پرماتما کے ہاتھ ہے

غرض جب تک کہ ہم گیتا کی تعلیم کی طرف مائل نہیں ہونگے تب تک ہمیں ہرگز ہرگز سپھلتا پراپت نہیں ہوگی گیتا کے مطالعہ کے بنا ہم ایشور کے بھی پہچاننے سے محروم رہیں گے

ارجن

گو ارجن دلیری و بہادری میں یگانۂ روزگار اور تیر اندازی میں شہرۂ آفاق ہے جو اہرری میں اپنی مثال

نہیں رکھتا مگر جب میدان جنگ میں کوروں سے لڑنے جاتا ہے
اور وہاں احباب وغیرہ کو مقابل دیکھتا ہے تو دنگ رہ جاتا ہے
اس کی بہادری اور شیردلی کا ثرتا اور بزدلی سے تبدیل
ہو جاتی ہے اس وقت بھگوان سری کرشن اسے
اپدیش دیتے ہیں۔ (مکمل اپدیش کیلئے گیتا دیکھے)

اے ارجن! میدان جنگ میں رشتہ داروں اور دوستوں
کو مارنے سے نہ تو دنیا تجھے ویراگی کہے گی اور نہ تجھے کوئی
دیا لو سمجھے گا بلکہ لوگ تجھے پیٹھ دکھلا کر بھاگ جانے والا
بزدل ہی کہیں گے تو جا اور میدان جنگ میں جوہر دکھا جیت
لے گا تو راج بھوگے گا میدان میں کام آئے گا تو سورگ پائے گا
دیکھ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے سورماؤں بہادروں
اور چھتریوں کی نگاہوں کے سامنے لافانی حیات کا دروازہ
کھلا ہوا ہے اگر دشمن کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہوتے
ہیں تو عزت و شہرت ان کے حصہ میں آتی ہے اگر جوجھ
کے مر جاتے ہیں تو عقبیٰ میں سورگ اور سنسار میں نیک نامی
نصیب ہوتی ہے شہید کہلاتے ہیں تا بقائے دنیا ان کی
بہادری کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں ان کے کارنامے پڑھکر

اوم

بزدل و ڈرپوک بہادر بن جاتے ہیں - ارجن اجالٹر- یاد رکھ

پڑا ہو شیر پنجرے میں مگر وہ بو نہیں جاتی
دلاور کی قضیا کے سامنے بھی خو نہیں جاتی

تصور

عاشق کی آنکھ کو خواب میں بھی معشوق کی گلی کی خاک ہی دکھلائی دیتی ہے یعنی جس شخص کی نگاہ میں جو چیز ہوتی ہے اس کو خواب میں بھی وہی چیز نظر آتی ہے اسی طرح سچے پریمیوں کو مٹی پتھر خاک دھول سب میں ایشور ہی ایشور نظر آتا ہے۔

وردوار درپن بھئے جب دیکھوں تب توہ
کانکر پاتھر ٹھیکری بھئے آرسی موہ

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ سری کرشن چترتر ہے گوپیاں براجمان ہیں بنسی بج رہی ہے نگاہیں بنیچی ہیں گو سوامی تلسی داس جی درشن کرنے سے پہلے یہہ دوہا پڑھتے ہیں

کہا کہوں چھب آج کی بھلے براجے ناتھ
تلسی مستک جب نوے دھنش بان ہو ہاتھ

دوہا پڑھتے ہی یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ بجائے اس چترتر کے ایک دوسرا چترتر موجود ہے جس میں بھگوان سری رام تیر و کمان تانے کھڑے ہیں گوسوامی تلسی داس جی مندرجہ ذیل دوہا پڑھتے ہوئے درشن کرتے ہیں

کت مرلی کت چندر کا کت گپین کو ساتھ
اپنے جن کے کارنے کرشن بنے رگھناتھ

بھگوان سری کرشن نے خود فرمایا ہے کہ جس روپ میں مجھے کوئی دیکھنا چاہتا ہے میں اسی روپ میں اس کو درشن دیا کرتا ہوں بشرطیکہ اسکی درشٹی پاک وصاف ہو۔

سداما

ساندیپن کی پاٹھ شالہ میں منجملہ لاکھوں ودیارتھیوں کے ایک ودیارتھی سداما بھی تھے جو سری کرشن بھگوان کے سہ پاٹھی اور بڑے ہی مترتھے سداما جب پڑھ لکھکر گرہست ہوئے تو وہ اکثر زمانہ گذشتہ کو یاد کرتے اور اپنی استری کو بھی اس سمے کے حالات سنایا کرتے تھے گو یہہ بہت ہی غریب برہمن تھے اور بھکشا پر ان کی زندگی بسر ہوتی تھی اکثر وبیشتر سداما اور ان کی استری کو فاقے ہوتے بعض وقت نرجل ورت کرنا پڑتا مگر پھر بھی ان کے سنتوش کا یہہ حال تھا کہ کبھی دامن شکر وصبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے ؎

گودھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جو آوے سنتوش دھن سب دھن دھول سمان

ان کے لب فریاد سے ناآشنا اور ان کی زبان شکوئی وشکایت سے

ناواقف تھی۔

برہمنی اس افلاس سے تنگ آ گئی سری کرشن بھگوان کا سمیت شالی ہونا سُن کر ایک دن سداما سے بولی ہے ناتھ! افلاس کے دور کرنے کی ایک ترکیب بتاتی ہوں تم کسی زمانہ میں سری کرشن بھگوان کے سہ پاٹھی رہ چکے ہو اور وہ تمہارے بڑے ہی مترہیں۔ دیالو ہیں بھاگیوان ہیں جو کوئی اُن کے پاس جاتا ہے اس کا دلدر دور ہو جاتا ہے تم ان کے پاس جا کر اس افلاس و نحوست و ادبار سے نجات کیوں نہیں پا لیتے برہمن نے کہا اے نیک بخت ہم برہمن ہیں اور بھکشا ہماری ورت ہے وہ کسی نہ کسی طریقہ سے روزانہ مل ہی جاتی ہے دولتمند بنکر عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنا برہمنوں کا کام نہیں۔ برہمن کا جسم کٹھور تپسیا کے لئے ہے نہ کہ چین بھوگنے کے لئے علاوہ اس کے اُسی کو کچھ ملتا ہے جو خود بھی دوسروں کو دیتا ہو میں نے آج تک کسی کو کچھ نہیں دیا۔ سری کرشن بھگوان مجھے کیوں دینگے یاد رکھو ؎

رنج میں غم میں آفات میں جنجال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

تریا ہٹ مشہور ہی ہے مجبوراً سداما کو سری کرشن بھگوان کے پاس دوارکا جانے کو راضی ہونا ہی پڑا۔ جہاں سری کرشن بھگوان



راج کرتے تھے۔
برہمنی نے سداما کو ریتے ہاتھ بھیجنا پسند نہ کرکے پڑوس سے تھوڑے موٹے چاول لاکر ایک پھٹے چیتھڑے میں باندھ کر برہمن کے حوالے کئے تاکہ وہ سری کرشن بھگوان کو نذر دئے جائیں سداما چاولوں کی پوٹلی بغل میں دباکند مول پھل کھاکر بار اشتہا کو زیر کرتے ہوئے اٹھتے بیٹھتے چلتے ٹھیرتے بالآخر دوارکا پہنچ ہی گئے شہر کی رونق بلند عمارتوں کی سطوت فلک بوس محلوں کی شان اور انوکھی سندرتا کو دیکھ کر سداما تعجب کے سمندر میں غرق ہو گئے نانا پرکار کے وچاروں کی لڑیاں پروتے پوچھتے پاچھتے سداما سری کرشن بھگوان کی دیوڑھی پر پہنچے بعد بصد اصرار اور بدقت تمام دوآرپالوں میں سے ایک نے سری کرشن بھگوان سے نویدن کیا کہ ہے پرتھوی ناتھ! اے دین دیال سداما نامی ایک شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے سداما کا نام سنتا تھا کہ بھگوان سری کرشن کے نیتروں کے سامنے پاٹھ شالہ کا پرانا دور شیہ ناچنے لگا وہ فوراً مسند شاہی سے اتر دوڑ کر سداما کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑی محبت سے سداما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھا کر خیریت پوچھی بعدہٗ محل میں لے جاکر رانیوں سے پرچے کرایا سداما کو تخت پر بٹھا کر اسنان کا انتظام کیا بھگوان سری کرشن اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے سداما کے وبائی پھٹے پیر دھوتے

جاتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے

کیسے بے حال و بائن سے بچھئے ❋ کنٹک جال پڑے پگ جوئے
ہائے سکھا دکھ پائے مہا ❋ تم آئے اِتے نہ کتے دن کھوئے
دیکھ سداما کی دین دشا ❋ کرونا کرکے کرونا ندھ روئے
پانی پرات کو ہاتھ چھوؤ نہیں ❋ نین کے جل سے پگ دھوئیے

اشنان کرتے وقت سداما چاولوں کی پوٹلی لجا کے مارے بغل میں چھپائے جاتے تھے بھلا انتریامی سری کرشن بھگوان سے بھی یہہ راز چھپ سکتا تھا؟ ہرگز نہیں! اُنھوں نے بڑی سرلتا سے اس پوٹلی کو لے لیا اور کہنے لگے ہونہ ہو ہماری بھاوج نے ہمارے لئے یہہ تحفہ بھیجا ہے پتیا بہ سے سداما کا شریر پونچھا سیج پر بٹھایا اور پوٹلی کھولکر مٹھی بھر بھر کر چاول چبانے لگے بطور تبرک سری رکمنی جی کو دئے مانند پرساد اہل دربار کو بانٹے ان چاولوں کا ذائقہ بیان کرنے سے قلم قاصر ہے مختصر یہہ کہ تمام دنیا کے میووں۔ مٹھائیوں اور پھلوں کی لذت ان چاولوں میں تھی

سری کرشن بھگوان سداما سے اپنے پاٹھ شالہ کی باتیں کرنے لگے کہ بھائی! ایک دن گروجی نے ایندھن لانے کے لئے ہمیں تمھیں بن بھیجا جب بن سے ایندھن کے گٹھے لیے ہوئے واپس آرہے تھے تو راہ میں اس زور کی بارش ہوئی کہ ہم شرابور ہوگئے ہر طرف پانی

ہی پانی نظر آتا تھا۔ مجبوراً ہم ایک درخت کے نیچے رات بھر ٹھیرے جاڑے کے مارے کپکپاتے رہے صبح گرو جی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وہاں آئے ہمیں دیکھکر بہت خوش ہوئے اشیرباد دیا اور اپنے گھر لے گئے اس کے بعد سری کرشن بھگوان نے کہا ہے متر! جب سے گرو جی کے ہاں سے بچھڑے تمہاری کشلتا معلوم نہیں ہوئی تم نے بڑی بھاری مہربانی کی جو یہاں آکر مجھے درشن دئے

اتنے میں بھوجن بن گیا اور سب نے بڑے آنند کے ساتھ بھوجن پایا۔ کچھ دنوں کے بعد سداما نے گھر جانے کی اجازت چاہی سری کرشن بھگوان نے اسوئیکار کیا۔ مجبور ہونے پر سری کرشن بھگوان منھ سے تو کچھ نہ بولے دل محبت سے بھرا ہوا تھا آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا لائے

غرض سری کرشن بھگوان سے آگیا لے سداما جی گھر سدھارے مارگ میں من ہی من میں سری کرشن بھگوان کی بہت بہت تعریف کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اچھا ہی ہوا سری کرشن بھگوان سے کچھ نہ مانگا دینے کو تو وہ کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے مگر دل میں ضرور کہتے کہ یہ برہمن بڑا لالچی ہے جب سداما جی اپنے گھر کے پاس پہنچے تو انھیں دوسری دوارکا دکھلائی پڑی اب وہ ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی ہے اور نہ وہ پرانا چھپر ہے بلکہ ایک شاندار محل کھڑا ہے سداما کے دل کو بہت صدمہ ہوا اور کہنے لگا ہائے ناتھ

ادوم

یہ تونے کیا کیا میری جھونپڑی کیا ہوئی اور میری برہمنی کہاں گئی آخر کار محل کے دروازے پر جاکر دریافت کیا کہ یہہ محل کس کا ہے دوار پال نے جواب دیا کہ سری کرشن بھگوان کے متر سداما کا۔ سداما کچھ کہنے کو تھا ہی کہ اتنے میں برہمنی سکھ سکھ سے درست پان کھائے عطر لگائے نفیس کپڑے اور قیمتی جڑاؤ گہنے پہنے ہوئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ باہر نکلی اور بڑے ستکار کے ساتھ سداما جی کا سواگت کیا اور بولی آپ کے جانے کے بعد بھگوان سری کرشن نے اپنے آدمی بھیجکر ہم کو یہہ سب کچھ دیا ہے۔

"بولو بھگوان سری کرشن کی جے"

بھگوان سری کرشن اور بلرام جی

بلرام جی بھگوان سری کرشن کے بڑے بھائی تھے یہہ تو ہم پہلے لکھ ہی چکے ہیں کہ دیوکی کے چھ بچے علی الترتیب تہ تیغ کردئے گئے ساتویں گربھ سے سری بلرام جی پیدا ہوئے ظالم کنس کے خوف سے واسدیو نے اپنی دوسری رانی روہنی کے حوالے بلرام کو متھرا میں نند کے گھر پہنچادیا اور ظاہر یہہ کر دیا کہ گربھ گر گیا۔ نند کی استری کا نام یشودا تھا یہہ گوال خاندان کے تھے اور گئوئیں چرانا ان کا کام تھا آٹھویں گربھ سے بھگوان سری کرشن

اوم

بھادوں کے کرشن پکش کی اشٹمی بدھوار روہنی نچھتر میں اندھیری آدھی رات کے سمے جنم لیا۔

کنس کے مارے جانے کے بعد اہل دربار اور تمام سرداروں نے ایک زبان ہو کر بھگوان سری کرشن جی سے راج گدی پر بیٹھ کر راج کرنے کی پرارتھنا کی۔ بھگوان سری کرشن جی نے جواب دیا کہ میں نے کنس کو راج لینے کی نیت سے نہیں مارا ہے میں ہرگز ہرگز اس تخت کا مستحق نہیں ہوں۔ اس راج کے مالک کنس کے پوجیہ پتا اگرسین جی ہیں جن سے کنس نے زبردستی راج چھین لیا تھا آپ مہاشوں کو لازم ہے کہ اگرسین جی کو اپنا راجہ بنائیں۔ اگرسین جی نے بھگوان سری کرشن کو چھاتی سے لگا لیا اور بولے کہ میں نے بہت دن راج کیا اب مجھے راج کرنے کی خواہش نہیں ہے میری طرف سے تم راج کرو۔ بھگوان سری کرشن جی نے انکی ایک بھی بات نہ مانکر ان کو تخت پر بٹھا ہی دیا۔ اور سلطنت کا تمام انتظام کر کے بھگوان سری کرشن مع اپنے بھائی بلرام کے تحصیل علم کے لئے اونتکا پوری گئے بھگوان سری کرشن اور بلرام کے تحصیل علم کا ایک بڑا وقت تو ورندابن (بندرابن) کے جنگلوں میں گئوؤں کے چرانے اور بنسی بجانے میں بیت چکا تھا۔ ان کے پاس لاکھوں قسم کی گائیں تھیں مثلاً کپلا، کام دھینو، تلیہ وتسا سمان وتسا دھومر ورن اور

سوتسا وغیرہ۔

جب بھگوان سری کرشن کو اپنے یادو ونش ہونے کا پتہ چلا تو اُنھوں نے اپنا فرض اولین علم حاصل کرکے شاستر پڑھنا سمجھا۔ اپنے ساتھیوں کو وداع کردیا۔ اور اپنے دھرم پتا نند جی کو بھی رخصت کیا اپنی پیاری ماتا لیشودا ممیا اور اپنے ماتا پتا واسدیو دیو کی اور اگرسین سے اجازت لیکر متھراپوری سے اونتکا پوری پہنچے دس برس تک برہمچریہ رہکر سری ساندیپن گروجی سے وید شاستر پڑھے اور تمام علوم وفنون سپاہ گری (ششتر ودیا) حاصل کرکے متھرا واپس گئے راجہ اگرسین کی عام ہر لعزیزی نے رعایا کے دلوں پر اپنا سکہ جما لیا تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اگرسین ایک نیک رحمدل منصف مزاج لائق بہادر اور دھرماتما تھے کنس کے زمانہ کی بھاگی ہوئی رعایا پھر اکر متھرا میں آباد ہوگئی غرض کہ تمام رعایا اگرسین سے خوش تھی سوائے کنس کی دونوں رانیوں کے۔

کچھ عرصہ کے بعد کنس کی دونوں رانیاں اپنے پتا جراسندھ کے پاس مگدھ چلی گئیں۔ جراسندھ زبردست بلوان تھا اس کو اپنی پیاری پتریوں کا اس طرح بیوہ ہوجانا ناگوار گذرا۔ اس نے فوراً پچاس لاکھ فوج لیکر متھرا پر چڑھائی کردی۔ جب بھگوان سری کرشن جی کے کان تک یہہ بات پہنچی تو اُنھوں نے اٹھارہ ہزار یادوں کو لیکر اس کا مقابلہ کیا۔ دو



طرفہ تلوار چلنے لگی ہزاروں مرے ہزاروں زخمی ہوئے آخر کار جراسندھ ہار کر مگدھ بھاگ گیا۔ انتقام کی آگ اس کے دل میں بھڑکتی ہی رہی اور اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے سترہ دفعہ حملے کئے مگر سب ناکام رہے آخر کار اٹھارھویں دفعہ اس نے اپنے سب ماتحت راجوں کو اکٹھا کر کے کئی زبردست فوجیں لیکر چڑھائی کی سری کرشن بھگوان نے سوچا کہ جراسندھ کی کم عقلی کی وجہ سے بلاوجہ کیوں ہمیشہ لاکھوں آدمیوں کا خون بہایا جائے اس سے بہتر یہہ ہے کہ ہم خود ہی متھرا چھوڑ دیں اسی خیال کے تحت تمام یادو اپنا اپنا سامان لے کر سمندر کے ساحل کے پاس صوبہ گجرات کے ایک گاؤں کشتی بلی میں رہنے لگے اور یہیں سری کرشن بھگوان نے ایک جزیرے میں دوارکا بسائی اور بہت سے مضبوط خوبصورت قلعے بنا راجہ اگرسین جی نے بلرام جی کا بیاہ راجہ ریوت کی بیٹی ریوتی سے کر دیا۔

برار کا راجہ بھیشمک اپنی پیاری بیٹی رکمنی کا بیاہ بھگوان سری کرشن سے کرنا چاہتا تھا۔ مگر اپنے ضدی بیٹے رکم سے مجبور تھا جس کی خواہش تھی کہ رکمنی کا بیاہ چندیری کے راجہ ششوپال سے کیا جائے اور اس نے ششوپال کے ہاں ٹیکہ بھی بھیج دیا تھا۔ رکمنی جی کو جب یہہ معلوم ہوا کہ ان کا بھائی ان کی مرضی کے خلاف ان کا بیاہ ششوپال سے کرنا چاہتا ہے تو رکمنی جی نے ایک برہمن کے ذریعہ

بھگوان سری کرشن کو ایک چٹھی بھیجی اس میں لکھا کہ ہے یدوکل بھوشن! آپ کے گن پروں پر میں موہت ہوں میری تمنا ہے کہ میں آپکی داسی بنوں مگر میرے بھائی نے ششوپال کے ہاں میرا ٹیکہ بھیج دیا ہے سری کرشن بھگوان یہہ چٹھی پاتے ہی اپنے بھائی بلرام کو لیکر ودربھ کی طرف روانہ ہوئے وہاں جاکر دیکھا کہ جراسندھ اور ششوپال نے کروڑوں کی تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے اور آمادہ یدھ ہیں - اتفاق کی بات ہے کہ رکمنی جی سندھیا کے لئے ایک مندر کو جا رہی تھیں کہ انہیں بھگوان سری کرشن اپنے رتھ پر بٹھا دوارکا لے آئے رکمنی کے بھائی رکم نے پیچھا کیا بھگوان سری کرشن نے اسے گرفتار کر لیا اور پھر اس کی بہن رکمنی جی کی ہی سفارش پر اسے آزاد کر دیا۔

دوارکا آکر بھگوان سری کرشن کا شاستروں کے مطابق رکمنی جی سے بیاہ ہوا اور ایک لڑکا پردیومن نامی پیدا ہوا۔

مہابھارت

ہستناپور کے راجہ چترویریہ نے دھرت راشٹر اور پانڈو دو بیٹے چھوڑ کر انتقال کیا۔ دھرت راشٹر جنم کے اندھے ہونے کی وجہ سے راج نہ پا سکے اس لئے پانڈو کو ان کے استھان پر بٹھایا گیا پانڈو نے

یدھشٹر بھیم ارجن نکل اور سہدیو پانچ بیٹے چھوڑ کر ملک عدم کی راہ لی۔ ان بچوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے راج کا تمام انتظام بھیشم پتامہ جی کرنے لگے۔ یدھشٹر کے جوان ہونے پر بھیشم پتامہ جی انھیں راج دینا چاہتے تھے چونکہ دُریودھن خود راجہ بننا چاہتا تھا اس لئے اس نے پانڈو کو معہ کنتی کے کچھ عرصہ کے لئے اُس محل میں روانہ کردیا جو کہ لاکھ کا بنا ہوا تھا اور اس کا منشا یہہ تھا کہ جب پانڈو اسمیں رہنے لگیں تو اس محل کو آگ لگا کر سب کو بھسم کردیا جائے۔ دھرت راشٹر اپنی ماتا اور بھائیوں کو لیکر اسمیں رہنے لگے جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے بھسم کرنے کا خیال ہے تو وہ خود ہی اس محل سے نکلکر دوسری جگہ چلے گئے اور چلتے وقت محل میں آگ لگا گئے اس محل میں دروچن نامی ایک شخص مع اپنے خاندان کے رہتا تھا وہ مع خاندان جلکر خاک ہوگیا دروچن کو دریودھن نے اس محل میں اس لئے رکھا تھا کہ موقع پاکر اس محل میں آگ لگا کر پانڈو کو بھسم کردے مگر چاہ کن را چاہ درپیش کا معاملہ پیش آیا۔

دروچین اور اس کے خاندان کے بھسم ہوجانے کو سنکر دریودھن پانڈو کا بھسم ہوجانا سمجھکر بہت ہی خوش ہوا ادھر پانڈو اپنا برہمن بھیس بنا کر پنچال کے راجہ کے پاس دروپدی کے سوئمبر میں جا شریک

اوم

ہوئے۔ بھگوان سری کرشن بھی معہ بلرام وہاں موجود تھے۔ اوپر
ایک سونے کی مچھلی ایک کھمبے میں لٹکا دی گئی اور کہا گیا کہ جو ویر اس
مچھلی کی پرچھائیں نیچے دھرے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں دیکھ کر ان
پانچ وانوں سے اس کی آنکھوں میں مارے وہی دروپدی کا در۔۔۔
سب راجوں نے کوشش کی مگر بے سود۔ دریودھن نے بھی کئی بار
نشانہ آزمایا مگر بیکار۔ دریودھن کی شرمندگی کو دیکھ کر کرن مچھلی کی آنکھ
بیندھنے کو اُٹھ کھڑے ہوئے دروپدی نے کرن سے کہا۔ سرمیاں
آپ کشٹ نہ کیجئے میں داس پتنی نہیں ہو سکتی۔ کرن یہہ سنکر لجت
ہو گئے ارجن جو کہ برہمن کے بھیس میں بیٹھے تھے اُٹھکر دھنش بان لیکر تیل
میں پرچھائیں دیکھ کر اس اوپر لٹکتی ہوئی مچھلی کی آنکھ میں تیر مارا۔ دروپدی نے
فوراً ارجن کے گلے میں جے مالا پہنا دی۔ حاضرین کو ایک برہمن کے
ساتھ ایک راج کماری کا بیاہا جانا ناگوار ہوا اور شور و غل کرنے لگے
راجہ دروپد بھی گرم ہوئے مگر بھگوان سری کرشن نے کہا کہ
بموجب شرط دروپدی کا بیاہ انھیں سے ہونا چاہئیے یہہ پانڈو کے
تیرا ارجن ہیں کوروں کی ناانصافی کے باعث یہہ اس طرح اپنی زندگی
بسر کر رہے ہیں بہر حال ارجن دروپدی کو بیاہ کر اپنی ماں کنتی
کے پاس چلے گئے۔

پانڈو کے زندہ رہنے کا حال کوروں کو معلوم ہوا تو انھیں بہت ہی غصہ آیا۔ مگر بھیشم کے سمجھانے پر دھرت راشٹر نے سنجے نامی سفیر کے ذریعہ ان لوگوں کو پانچال سے بلا کر کھنڈ پرست کا ویران علاقہ دیکر رخصت کیا۔ بھگوان سری کرشن نے کھنڈ پرست کا جنگل کٹوا کر ایک شہر اندر پرست بسا دیا اور پانڈو کو وہیں آباد کرکے اور یدھشٹر کا سکہ جاری کرا کے خود دوارکا چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنی بہن سبھدرا سے ارجن کا بیاہ کر دیا

یدھشٹر ایک زبردست دھرماتما تھے اس لیئے ان کو دھرم راج بھی کہتے ہیں ان میں دنیا کی تمام نیکیاں موجود تھیں اُنھوں نے اپنے راج کو بہت ہی وسیع کر لیا اور اپنی رعایا پروری سے وہ شہرت حاصل کی جس کا جواب نہ تھا تمام دنیا میں ہر پہلو سے ان کی سلطنت زبردست تھی مایا نامی کاریگر کو بلوا کر مہاراجہ یدھشٹر نے ایک بے مثال محل بنوایا جس میں حوض باغ چمن فوارے چشمے غرض کہ وہ تمام چیزیں تھیں جس سے اس محل پر جنت کا اطلاق ہو سکتا تھا

اب پانڈو کو خواہش ہوئی کہ راجسو یگیہ کیا جائے اور تمام راجوں سے مہاراجہ یدھشٹر کو مہاراجہ ادھیراج کی پدوی دلائی جائے۔ چنانچہ اسی تصفیہ کے تحت شیام کرن گھوڑے کو ایک سال

تک کھلا چھوڑنا قرار پایا۔ سری کرشن بھگوان نے فرمایا کہ جراسندھ نے کئی سو راجوں کو بلا وجہ قید کر رکھا ہے ہم چھتری ہیں ہمارا فرض ہے کہ ظلم کو حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے مٹا دیں۔ مہاراجہ یدھشٹر سے آگیا لے سری کرشن بھگوان مع ارجن اور بھیم کے مگدھ پہنچے وہاں پہنچکر پہلے تو جراسندھ کو خوب سمجھایا جب وہ اپنی کرتوتوں سے باز نہ آیا تو بھیم کو حکم دیا کہ اس کا کام تمام کر دیا جائے جراسندھ اور بھیم اکھاڑے میں اترے متواتر چودہ دن تک خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جراسندھ نے سب داؤں پیچ ختم کر ڈالے آخر کار اس کا دم ٹوٹ گیا اور مر گیا سری کرشن بھگوان نے تمام مقید راجوں کو رہا کر دیا ان راجون نے کہا کہ ہے بھگوان ہم نے آپ کا قول "ظلم و ناانصافی کو مٹانا اور کمزوروں کو مدد دینا چھتریوں کا مکھیہ کرتویہ ہے" واقعی سچ پایا۔ بھگوان! ہم سب آپ کے آدھین ہیں جو آگیا دیجیئے سو کریں۔ بھگوان سری کرشن جراسندھ کے بیٹے سہدیو کو مگدھ کی گدی پر بٹھا کر ارجن و بھیم کو لے اندرپرست چلے آئے۔

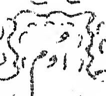
یہاں آکر بڑے ٹھاٹھ سے یگیہ کا انتظام کیا گیا لاکھوں گئوئیں دان دی گئیں بڑے بڑے محل بنوا کر راجون مہاراجوں کو

اوم

ان میں اُتارا گیا۔ لاکھوں مکان بنوا کر غریبوں کو مفت دیدے گئے اس یگیہ میں تمام راجے مہاراجے اپنی اپنی فوج لیکر آئے کورو خاندان کے اراکین دھرت راشٹر بھیشم دور دریودھن۔ درونا چاریہ اور کرن وغیرہ بھی شریک ہوے یگیہ کے مختلف کام مختلف راجوں کے حوالہ کئے گئے بھگوان سری کرشن کے ذمہ یہہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ جتنے برہمن منڈپ میں یگیہ کرانے جائیں ان کے پیر دھوئیں۔ بھیشم نے کہا ہے یدھشٹر تم نذر دینا شروع کردو اور چھ قسم کے اشخاص کو دو۔ گرو، ہون کرتا پنڈت سمبندھی، سناتک برہمن، متر۔ راجے مہاراجے اور سب سے پہلے انھیں نذر دو۔ جنھیں تم سب سے بڑا سمجھتے ہو مہاراجہ یدھشٹر نے جواب دیا کہ بڑے کا تصفیہ آپ ہی کر دیجئے ادھر تو آپ مہاراجہ دھرت راشٹر سب سے بزرگ ہیں ادھر مہاراج درونا چاریہ بڑے بڑے شورو ویر راجے مہاراجے بھیشم جی کے کہنے پر بھگوان سری کرشن جی کو پہلی نذر دی گئی یہہ بات سب حاضرین کو بہت ہی پسند آئی مگر کرن کی موسی کے بیٹے ششوپال والی چندیری کو گراں گزری اس نے کہا کہ بھگوان سری کرشن میں بڑے ہونے کی کون سی بات ہے اگر

عمر دیکھی جائے تو بھیشم واسدیو دروپد اور دھرت راشٹر ان سے
بڑے ہیں اور اگر ودیا دیکھی جائے تو درونا چاریہ بڑے ہیں
یدھشٹر نے ششوپال کو بہت سمجھایا کہ دیکھ تمام دنیا ہر طرح سے بھگوان
سری کرشن ہی کو بزرگ سمجھتی ہے مگر اس نے کسی کا کہنا نہیں مانا اور
بھگوان سری کرشن سے جوجھ ہی پڑا بھگوان سری کرشن نے
تلوار سے اس کے ٹکڑے بنا دئے مہاراجہ یدھشٹر نے اس کا سنسکار کرکے اس کے بیٹے کو اس کی گدی پر بٹھا دیا مختصر یہہ کہ راجسو یگیہ
اچھی طرح پورا ہو گیا۔

مہاراجہ یدھشٹر کے راجسو یگیہ کرنے سے سب خوش ہوئے مگر
کوروں کو رنج ہوا۔ دریودھن نے مکاری سے پانڈوں کو جوا کھیلنے کی دعوت
دیکر بلوایا۔ ہونی بلوان ہے یدھشٹر اپنے چاروں بھائیوں کو لیکر آپہنچے
اور ساتھ ہی کنتی اور مہارانی دروپدی بھی تھیں دریودھن نے یدھشٹر
سے نہ صرف سب راج پاٹ ہی جیتا بلکہ دروپدی کو بھی جیت لیا اور
یہہ شرط قرار پائی کہ یہہ لوگ بارہ برس بن واس کے بعد ایک سال
اگیات واس کریں اور اگر اگیات واس میں ان کا پتہ لگ جائے
تو پھر یہہ راج کے مالک نہ ہو سکیں گے یہاں یہہ بات قابل ذکر ہے کہ
مہارانی دروپدی پر بھی کافی اتیاچار کئے گئے یعنی یہہ کہ دریودھن نے



حکم کے مطابق دوشاسن دروپدی کو پکڑ کر محل سے دربار میں لایا۔ دروپدی نے کہا اے چھتریوں کے پاک دھرم کو برباد کرنے والے دوشاسن اپنی کمینہ حرکتوں سے باز آ۔ اور چھتری دھرم پر بدنما دھبہ نہ لگا دوشاسن نے ایک نہ مانی اور مہارانی دروپدی کا چیر کھینچنا آرمبھ کر ہی دیا اگرچہ دوشاسن بہت ہی بلوان تھا اور کہتے ہیں کہ دس ہزار ہاتھیوں کو پکڑ کر کھینچ لیتا تھا مگر مہارانی دروپدی کا گز بھر چیر بھی نہ کھینچ سکا چنانچہ گوسوامی تلسی داس جی لکھتے ہیں ؂

تلسی کہا و یری کر سکے جو سہائے رگھو ویر ✣ دس ہسر گج بل گھٹے گھٹے نہ گج بھر چیر

پانڈو کنتی کو وہیں چھوڑ دروپدی کو لیکر ادھر ادھر جنگل میں مارے مارے پھرنے لگے بارہ برس کے بعد جب اگیات واس کا وقت آیا تو یہ لوگ اپنا اپنا بھیس اور نام بدل راجہ وراٹ کے دربار میں نوکر ہو گئے۔ یدھشٹر نے اپنا نام کنک، بھیم سین نے دلبھ ارجن نے برہنلا نکل نے گرنتھک، سہدیو نے تنتری پال اور دروپدی نے اپنا نام سیرندھری ظاہر کیا۔ اگیات واس کی مدت ختم ہوتے ہی پانڈو اپنے اصلی بھیس میں ظاہر ہو گئے۔ راجہ وراٹ نے بہت ہی شرمندہ ہو کر یدھشٹر سے معافی چاہی اور اپنی پتری اترا کا بیاہ ارجن کے پتر ابھمنیو سے کر دیا۔



بھگوان سری کرشن اور راجہ دروپد تو پانڈو کے طرف دار تھے ہی راجہ دروپد نے فوراً ہی اپنے پروہت کو دھرت راشٹر کے پاس پانڈو کے راج کی واپسی کیلئے روانہ کیا۔ مگر دھرت راشٹر نے راج واپس دینے سے صاف انکار کر دیا اور آمادہ جنگ ہو گیا پروہت جی واپس آئے اور پانڈو کو یدھ کی خبر دی۔ ارجن یہہ خبر لے کر بھگوان سری کرشن کے پاس دوارکا پہنچے اور ادھر سے دریودھن بھی بھگوان سری کرشن کے پاس دوارکا آیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ارجن اور دریودھن دونوں ایک ہی دن بھگوان سری کرشن کے پاس پہنچے۔ بھگوان سری کرشن سو رہے تھے دریودھن کسی قدر پہلے جا کر سرہانے کی طرف اور بعدہ ارجن پائینتی کی طرف بیٹھ گئے۔ جب بھگوان سری کرشن نیند سے بیدار ہوئے تو پہلے ان کی نگاہ ارجن پر پڑی دریودھن اور ارجن دونوں سے خیریت پوچھی۔ دونوں نے بھگوان سری کرشن سے مدد مانگی، دریودھن نے کہا کہ میں پہلے آیا ہوں لہذا مجھے مدد دیجئے۔ بھگوان سری کرشن نے فرمایا مانا کہ تم پہلے آئے ہو مگر میری نظر تو پہلے ارجن پر پڑی لہذا یہہ زیادہ حقدار ہیں دوسرے یہہ کہ ارجن تم سے چھوٹا بھی ہے لہذا اسے ہی حقدار ہونا چاہیئے چونکہ تم دونوں میرے

اوم

رشتہ دار ہو اس لئے میں تم دونوں کو امداد دوں گا ایک طرف میری تمام فوج رہیگی اور دوسری طرف میں اکیلا ہی رہوں گا اور شرط یہ بھی ہے کہ میں کوئی ہتھیار نہ پکڑوں گا پہلے ارجن کو موقع دیا گیا کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے ایک مانگ لے ارجن نے سری کرشن بھگوان کو لے لیا دریودھن بھگوان سری کرشن کی ساری فوج لیکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔ بھگوان سری کرشن نے ارجن سے پوچھا ارجن تم نے میری تمام فوج نہ لیکر مجھے اکیلا لینا کیوں پسند کیا ارجن نے جواب دیا ہے بھگوان آپکی تمام فوج کو میں اکیلا مار سکتا ہوں مگر جس طرف آپ ہوں تمام دنیا کی بھی مجال نہیں کہ اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ غرض کہ بھگوان سری کرشن ارجن کے ساتھی بنکر مہاراجہ یدھشٹر کے پاس آئے اور یہاں جنگ (یدھ) کی تیاریاں دیکھکر بہت ہی رنجیدہ ہوئے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بھائی بھائی آپس میں کٹ کٹ کر مریں۔ بھگوان سری کرشن کوروں کے پاس ہستناپور اُن کے سمجھانے کو گئے کہ وہ کم از کم پانچ چھ گاؤں ہی پانڈو کو دیدیں تاکہ بلاوجہ لاکھوں آدمیوں کا خون نہ ہو ہستناپور پہنچکر پہلے سری کرشن بھگوان مہارانی کنتی سے ملے اور انھیں



تسلی دلاسا دے دریودھن کو بہت بہت سمجھایا کہ وہ یدھ سے باز رہے اور آدھا راج یا کم از کم پانچ گاؤں پانڈو کو دیدے بھگوان سری کرشن بولے کہ دیکھو پانڈو بڑے دھرماتما اور سداچاری ہیں وہ دھرت راشٹر کو راجہ اور انھیں یوراج ماننے کو تیار ہیں مگر دریودھن نے ایک نہ مانی بھیشم جی۔ درونا چاریہ ودرجی اور دھرت راشٹر غرض کہ سب نے دریودھن کو سمجھایا مگر وہ اپنی ہی ضد پر اڑا رہا۔ جیسے یہہ کہ پنچوں کا کہنا سر ماتھے مگر موری ادھر ہی سے بہے گی۔ غرض سری کرشن بھگوان ہستناپور سے نراش واپس آئے یدھشٹر اپنی تمام فوج کو لیکر بغرض یدھ کروکشیتر (جس کو آجکل تھانیسر کہتے ہیں) کی طرف بڑھے کورو کی سینا کے سیناپتی بھیشم پتامہ اور پانڈو کی سینا کے سیناپتی دھرشٹ دیومن بنائے گئے بھگوان سری کرشن ارجن کا رتھ لیکر دونوں فوجوں کے درمیان میں لائے ارجن نے کوروں کی فوج پر نظر ڈالکر اور درونا چاریہ دھرت راشٹر کے بیٹوں اور بھیشم وغیرہ کو دیکھکر بھگوان سری کرشن سے کہا کہ میں فانی دنیا کے ناپائیدار سکھ کے لئے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو مار کر پاپی نہیں بنونگا ارجن نے اپنا دھنش وان ایک طرف پھینکدیا اور بھگوان سری کرشن سے واپس چلنے کی پرارتھنا کی۔ بھگوان سری کرشن

اپدیش دیتے ہیں کہ ارجن اگر تم یدھ نہ کروگے تو لوگ تمہیں نربلا اور کائر سمجھیں گے۔ دیکھو جیت جاؤ گے تو پرتھوی کا راج پاؤ گے نہیں تو رن میں مر کر سورگ میں جاؤ گے آتما نہ تو جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے یہہ اجر امر ہے مرنے والا اور مارنے والا تو یہہ شریر ہے جو محض آتما کے لباس کے طور پر ہے شریر ناش ہونے والا ہے یہہ صرف کرم کرنے کے لئے ملا ہے جیو آتما کو یہہ لازم نہیں ہے کہ جسم کی حفاظت کے لئے اپنا دھرم کرم سبھی کھو بیٹھے مکمل اپدیش کے لئے سری مد بھگوت گیتا ملاحظہ ہو) آخر یہہ ہوا کہ سری کرشن بھگوان کے سمجھانے پر ارجن دل کھول کر لڑے۔ اس یدھ میں ارجن کا پیارا پتر ابھیمنیو جس کی عمر ابھی ۱۶ سال کی بھی نہ تھی جید رتھ کے ہاتھ سے مارا گیا ارجن نے دوسرے روز جید رتھ کا کام تمام کر دیا۔

قصہ مختصر یہہ کہ یہہ وہ جنگ نہیں ہے جس کے واقعات ہزار پانچ سو اوراق میں قلمبند کئے جا سکیں۔ بلکہ یہہ وہ جنگ ہے جس کے واقعات قلمبند کرنے کے لئے ایک عمر چاہیے سیکڑوں حصے کم از کم ہزار ہزار اوراق کے لکھے جائیں تو شاید کہیں جا کر جنگ مہابھارت کے مکمل واقعات قلمبند ہو سکیں یہہ جنگ قدرتی طور پر اس وقت اختتام کو پہنچی جبکہ ستر لاکھ سورما بہادروں میں سے صرف تیرہ جانیں بچیں جس میں کوروں کی طرف کے چھ اور باقی بھگوان سری کرشن مہارانی دروپدی اور پانچوں

اوم

پانڈو یعنی یدھشٹر۔ بھیم ارجن۔ نکل۔ سہدیو

نتیجہ یہہ ہوا کہ پانڈو جیتے۔ سری کرشن بھگوان نے یدھشٹر سے ان کے سب مرے ہوئے بھائیوں کا کریا کرم کرا کر ان کو تخت نشین کر دیا اگر چہ کہ یدھشٹر یہہ کہتے ہی رہے کہ بس اپنے بھائیوں کا خون بہا کے راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھوں گا یدھشٹر کو تخت نشین کرنے کے بعد بھگوان سری کرشن دوارکا چلے گئے۔

یہہ جنگ راجہ وکرما جیت والی اجین اور حضرت مسیح کے سموت و سنہ سے تین ہزار چالیس سال پہلے کی یادگار ہے اور اسی خوفناک جنگ کے زمانے سے کلجگ شروع ہوتا ہے کلجگ سموت شالباہن کے شروع ہوتے وقت تین ہزار ایک سو اناسی برس تھا اس حساب سے کلجگ اور جنگ مہابھارت کو آج پانچ ہزار چھتیس سال ۵۰۳۶ ہوئے یدھ مہابھارت کے بعد بھگوان سری کرشن جی دوارکا چلے گئے اور ۳۶ سال تک بڑی خیر و خوبی سے راج کرتے رہے

یادو ونش جو دنیا میں مثل آفتاب چمکتا چلا آ رہا تھا اب ماند پڑنا شروع ہو گیا آپس کے نفاق اور مستی وغیرہ نے سب کو مٹا مٹا کر صرف چار آدمی چھوڑے یعنی سری کرشن بھگوان۔ بلرام، داروک، اور ببھرو۔ ادھر بھرے پرے خاندان کے اس طرح اجڑنے و برباد ہونے کے رنج نے بلرام کو پران تیاگنے پر مجبور کر دیا اور انھوں نے سمندر کے کنارے جا کر پران تیاگ دئے سری کرشن بھگوان نے اپنے سارتھی داروک کو ہستنا پور ارجن کے پاس بھیج کر خود جنگل کی راہ لی اور وہاں جا کر تپیا کرنے لگے بن میں ایک دن بھگوان کرشن

اوم

ہوئے سمادھی میں بیٹھے تھے کہ ایک بدھک نے بھولے سے ایک تیر اُن کے پیر میں مارا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اسکا تیر ایک شخص کو لگا تو وہ گناہ کی معافی مانگنے لگا بھگوان سری کرشن نے اُسے تسلی دی اور بہت اپدیش دیے آخر کار اوم کہہ کے پرم پتا پرمیشور کا دھیان کرتے ہوئے انھوں نے شریر چھوڑ دیا بھگوان سری کرشن کے پوتے برج نابھ (جو کہ ارجن کے پاس تھے) کو جب اطلاع ہوئی تو انھوں نے آکر سوگندھت جل سے اسنان کرا کے کیسر چندن وغیرہ لگا کر بھگوان سری کرشن کے مرتک شریر کو چتا پر رکھکر اگنی لگا دی چتا پر گھی پڑنے لگا اور چتا دھو دھو کر کے جلنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے پربل پرتاپی بھگوان سری کرشن مہاراج کا شریر بھسم ہو گیا اور بجز راکھ کے ڈھیر کے اور کچھ بھی باقی نہ رہا ؎

خاک کا پتلا بنا خاک کی تصویر ہے
خاک میں مل جائے گا خاک دامنگیر ہے

اس طرح بھگوان سری کرشن کے شریر کا انت ہوا اور انکی آتما اپنے پرم پتا پرماتما کی گود میں جا براجی جہاں سے وہ دنیا کے پاپ کی تاریکی کے مٹانے کو بھیجی گئی تھی ۔ سری کرشن بھگوان کے ہزاروں نام ہیں آپکو گائیوں سے بہت زیادہ محبت تھی اسلئے آپکو گوپال (گوپال) کہتے ہیں۔ آپ بنسی بجانے میں یکتا روزگار تھے اسلئے آپکو بنسی والے کہتے ہیں بنسی کے معنی مرلی ہیں اسلئے آپکو مرلی دھر بھی کہتے ہیں آپکی بنسیا کی مدھر دھن شہرۂ آفاق تھی جس نے ایسا جادو بھرا ہوا تھا کہ سننے والے مست ہو کر وجد میں ناچنے لگتے تھے اور اسکی ہر لے سے دوئی کا نقشہ مٹکر توحید وحدانیت کا درشن کھنچ جاتا تھا۔

جب مرلی دھر نے اپنی مرلی ادھر دھری ۔ سب جنتیں ہو گئے سب آنند ہو کیم شنکر بولو ہر ہر ہاری
ایسی بجائی کرشن کنہیا نے بانسری ۔ سب سننے والے کہہ اٹھے جے جے ہری ہری

اوم شانتی ! شانتی ! ! شانتی ! ! !

اشتہار

ہمارے کتبخانہ میں جناب منشی بنارسی داس صاحب سکسینہ قمر سلی بھیتی ہیڈ ماسٹر دہول پیٹھ حیدرآباد دکن کے تصنیف کردہ کتب اور ہمہ اقسام کے کتب سنسکرت ہندی ومرہٹی مثلاً وید ویدانت نیائے ویاکرن میمانسا ترک یوگ کرم کانڈ جوتش بھجن اور ستوتر وغیرہ کے علاوہ تعلیمی کتب بھی برائے فروخت موجود ہیں۔

نمبر	کتاب	قیمت	نمبر	کتاب	قیمت
۱	یجر وید سمہتا	لے	۱۱	نیائے میمانسا	۸عه
۲	یجر وید تیتریہ	لے	۱۲	سدھانت کومدی	صه
۳	رگ وید سمہتا	لے	۱۳	لگھو کومدی	۱۲/عه
۴	اتھر وید "	لعه	۱۴	اشٹادھیائے	۹/
۵	شیام وید "	عه	۱۵	سارست	۹/
۶	آپستمبھی سمرد (کلیات)		۱۶	چندرکا	للعه
۷	چیت سکھی	ﮦعه	۱۷	ترک	۱۰/
۸	بیج گری	ہے	۱۸	یوگ پاتنجلی	[illegible]
۹	اپنشد	للعه	۱۹	سانکھیہ درشن	[illegible]
۱۰	نیائے درشن	ہے	۲۰	کرم کانڈ سموچیہ وغیرہ	۱/

المشتہر پنڈت اجودھیا پرشاد مسری رام اوتار تاجر کتب

بازار مکہ مسجد (چار مینار) حیدرآباد دکن